

مولانا یزید احمد نعمانی

## معاشرہ پر مغربی تہذیب و ثقافت کے زہریلے اثرات

ہم بحیثیت قوم اس وقت جن جن مسائل و مصائب کا شکار ہیں، وہ کسی پاکستانی پر پوشیدہ نہیں۔ ان حالات میں ہر زبان پر ایک ہی سوال نظر آتا ہے کہ کیا یہ مشکلات و آفات ہم سے دور ہو سکتی ہیں؟ کیا ہمیں چین و سکون کی زندگی دوبارہ میسر ہو سکتی ہے؟ کیا ہمیں ایسا معاشرہ اور ماحول نصیب ہو سکتا ہے جہاں ظلم، بے ایمانی اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم نہ ہو؟ کیا ہمارا ملک غیروں کی بھڑکائی ہوئی آگ میں جلنے سے بچ سکتا ہے؟ یہ اور ان جیسے لاتعداد سوالات کا جواب یقیناً اثبات میں حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ ہم پہلے اپنے کردار و اطوار کا جائزہ لیں۔ ہم تھوڑی دیر کے لیے تنہائی میں بیٹھ کر اس نکتے پر غور کریں کہ جس دین کے ہم نام لیا ہیں، کیا ہم اپنی ذات کی حد تک اس پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہیں؟ ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی لاتعداد خامیاں اور برائیاں ایسی ہیں، جن کو ہم روز و شب دیکھتے اور سنتے ہیں۔ لیکن ان کو دیکھ کر ہماری پیشانیوں پر فکر مندی کی کوئی لکیر نمایاں نہیں ہوتی۔ آج ہمارے گھرانوں، خاندانوں اور محلوں میں بہت سی ایسی رسومات و خرافات داخل ہو چکی ہیں، جو صریحاً اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ لیکن ہم صرف سماج میں اپنی حیثیت برقرار رکھنے اور اپنی اولاد کو زیادہ سے زیادہ روشن خیال ثابت کرنے کے لیے، ان پر کوئی بات کہنے، سننے اور ماننے کے روادار نہیں۔ ہمیں اس بات کی تو فکر ہے کہ ہمارا بچہ یا بچی کسی کے سامنے بات کرے تو پورے اعتماد کے ساتھ کرے۔ وہ معاشرے کے ساتھ چلنے اور اسے سمجھنے کی پوری صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہو۔ لیکن اس اعتماد کو حاصل کرنے کے لیے اگر ہماری اولاد ان خرافات کو اپنانے لگے جنہیں قرآن و سنت میں کھلی بے حیائی اور فحاشی بتایا گیا ہے، تو ہم یہ کہہ کر معاملے کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ”کیا کریں جی! سوسائٹی میں رہنا بھی تو ہے۔“ کتنے انفسوس کی بات ہے کہ ویلفارم ڈے، نیو ایئر ٹائٹ، بسنت، ہولی اور دیوالی جیسے غیر اسلامی تہواروں کو ہمارے معاشرے میں، ترقی اور روشن خیالی کی پہچان سمجھا جا رہا ہے۔ مادر پدر آزاد میڈیا نو جوانوں کی ذہنی و فکری تطہیر کے تمام تر طریقے استعمال کر کے انہیں گمراہ کر رہا ہے۔ اور ہم خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں۔

غیروں کی نقالی اور اسلامی احکامات کی کھلی پامالی کیا رنگ دکھا رہی ہے؟ اس کے لیے اس خبر کا حوالہ دینا ہی کافی ہوگا جو ویلفارم ڈے کے اگلے دن ہی منظر عام پر آئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق کراچی کے علاقے اختر کالونی میں

کچرا کنڈی سے ایسے پانچ نازانیدہ بچوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں، جن کی موت اسقاطِ حمل کے نتیجے میں واقع ہوئی۔ ان لاشوں کو کوڑے اور گلدھنوج رہے تھے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ پانچوں لاشیں اسقاطِ حمل کا نتیجہ ہیں اور یہ بچے تین سے سات ماہ کا حمل ہیں، تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ لاشیں کتنی پرانی ہیں۔ پولیس کے مطابق جس علاقے سے یہ لاشیں برآمد ہوئی ہیں، وہاں چھوٹے بڑے درجن سے زاید قانونی اور غیر قانونی اسپتالوں کی بھرماری وجہ سے اسقاطِ حمل کے کیس سامنے آتے رہتے ہیں۔

خیال رہے کہ یہ وقوعہ عین ولین ٹائن ڈے کے تہوار پر پیش آیا ہے جب ٹی وی چینل، ایف ایم ریڈیو اور فاشی عریانی کے طلبہ دار اخبارات، بڑھ چڑھ کر اس دن کو اُجاگر کر رہے تھے اور قوم کی نسل کو کو مادر پدر آزاد مغربی تہذیب کا زہر پلا رہے تھے۔

ایڈمی فاؤنڈیشن کے لرزہ خیز اعداد و شمار کے مطابق 2011ء میں لگ بھگ 1100 نومولود بچوں کو قتل کیا گیا۔ اس عرصے میں خاموشی سے دفن کیے جانے والے بچوں کی تعداد الگ ہے۔ 2010ء کے دوران یہ تعداد 1000 سے زائد رہی۔ جب کہ 2009ء میں 999 اور 2008ء میں 890 کے قریب بچوں کو یا تو قتل کر دیا گیا یا انہیں کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں پر پھینک دیا گیا۔ واضح رہے کہ پاکستان ایک مسلم اکثریتی ملک ہے، جہاں اسلامی قوانین کے تحت بدکاری کے جرم میں قید کی سزا کے علاوہ کوڑوں کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ پاکستان میں اسقاطِ حمل قانونی طور پر منع ہے۔ قانون کے مطابق دورانِ حمل بچہ ضائع کرنے پر 7 سال اور خفیہ طور پر تدفین کے جرم میں 2 سال تک قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ جب کہ قتل کے جرم میں عمر قید بھی سنائی جاسکتی ہے۔

بدقسمتی سے ملک میں موجود قانونی قوتوں کا پروردہ میڈیا اظہارِ محبت کے نام پر مغربی تہذیب کو مثالی بنا کر پیش کر رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ آج مسلمان کہلانے والے ہماری نوجوان نسل دن بہ دن بے حیائی اور فاشی کے گڑھے میں گرتی جا رہی ہے۔ قوم کی بیٹیوں کو عزتوں سے سرعام کھلوڑا کیا جا رہا ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق ویلنٹائن ڈے کے حوالے سے شہر کے مختلف پوش علاقوں میں غیر اخلاقی پروگرام منعقد کیے گئے۔ جہاں نہ صرف شراب کھلے عام پیش کی جاتی رہی بلکہ رقص و سرور کی مخلوط محفلیں بھی سجائی گئیں۔

یہاں اس حقیقت کا اظہار بھی ضروری ہے کہ اگر ایک طرف شیطانی قوتیں اپنے تمام ہتھکنڈے بروئے کار لا رہی ہیں تو دوسری طرف قوم کے حساس نوجوانوں میں بھی، یورپ سے درآمد شدہ ثقافت و کلچر کے خلاف شعور بیدار ہو رہا ہے۔ یقیناً یہ احساس و فکر قندیل ہدایت ہے۔ اس حوالے سے ایک خبر یہ سامنے آئی ہے کہ ایٹ آباد سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں نے ویلنٹائن ڈے کو فاشی قرار دیتے ہوئے اس موقع پر صلواتِ توبہ ادا کرنے کا اعلان کیا۔ ان

نوجوانوں کا کہنا تھا کہ ”مسلمان ممالک میں محبت کے نام پر اس دن کو پروٹ کیا جاتا ہے تاکہ نوجوان نسل میں بے حیائی، غیر محرم کے ساتھ تعلقات کی بنیاد پر جنسی بے راہ روی پھیلے۔ تاہم ہم ویلغائن ڈے سمیت کسی بھی غیر اسلامی دن کو نہیں منائیں گے اور ۱۴ فروری کو اللہ تعالیٰ کے حضور نماز توبہ ادا کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں گے۔ تاکہ دنیا اور آخرت میں ہمارے لیے کامیابی کے راستے کھل سکیں۔“

پاکستان اکاڈمی و اچ کے صدر ڈاکٹر مرتضیٰ مغل نے بھی اپنے مثبت تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلمانوں کو ثقافتی آلودگی سے بھرپور ویلغائن ڈے منانا زیب نہیں دیتا۔ بت پرستوں کا فسق و فجور سے بھرپور تہوار اسلامی عقائد کی مکمل خلاف ورزی ہے۔ ویلغائن ڈے خاندانی نظام کو تباہ، نوجوانوں کے ذہن کو آلودہ کرنے کی مغربی حلاش ہے۔ حکومت اس ثقافتی آلودگی پر پابندی لگائے۔ یہود، ہنود اور عیسائی ہمارے تہوار نہیں مناتے مگر ہم خوش دلی سے ایسا کرتے ہیں جو چھٹی، اخلاقی اور معاشرتی تنزلی کا ثبوت ہے۔ اسلام کے نام پر بننے والا ملک مشرکانہ رسوم کا گڑھ بن گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اشرفیہ اسلامی حدود و قیود کو خیر یہ پامال کر رہی ہے۔ جب کہ عوام بلا سوچے سمجھے ان کی پیروی میں مصروف ہیں۔ یوم محبت منانا بے حیائی اور منفی رجحانات کے فروغ کا سبب بن رہا ہے۔ اخلاق و اقدار سے عاری عیسائی تہذیب کی اندھی تقلید ہمیں تباہ کر رہی ہے۔ تنگ و تاریک محفلوں اور جھومتے گاتے ہوئے زندگی گزارنا مسلمانوں کا وحیرہ نہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ قوم کے اندر پھیلتے اس فکری ارتداد کے آگے فوری بند باندھا جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پانی ہمارے سروں سے گزر جائے اور ہم سر پکڑے بیٹھے رہ جائیں۔ معاشرے میں پائی جانے والی اس برائی کے خلاف بھرپور آواز بلند کی جائے۔ ہم میں سے ہر فرد اپنی اولاد و نسل کی تعلیم و تربیت کا فریضہ اس طور پر سرانجام دے کہ ان کے دل و دماغ میں اسلامی شعائر اور خداوندی احکام کی عظمت جاگزیں ہو۔ ہمارے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے دلوں میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کا شوق و جذبہ ہو۔ اگر ہم نے پورے عزم کے ساتھ اپنی نئی نسل کی تعلیم و تربیت کا ایسا انتظام قائم کر لیا تو بلاشبہ ہم اپنے تمام مسائل کا حل پا سکتے ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے  
آپ اپنے مضامین بذریعہ ای میل بھیج سکتے ہیں